تلخیص

مقالہ نگار: عرفان رضا

نگراں: پروفیسر احمد محفوظ

موضوع: دہلی کے اردو مخطوطات کا توضیحی اشاریہ

شعبہ: شعبہ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی

کتاب خانوں میں اضافی اور تحقیقی کام کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی غرض سے وضاحتی اشاریہ کا وجود بے حد ضروری ہے۔ اسی طرح ان اشاریوں میں مشمول مخطوطات اور ان کے مصنفین کے اسماء، ان کے اندراجات اسمائے کتب مصنفین کے اسماء، کاتبین کے اسماء، سنہ کتابت، زبان، خطوط، اوراق وسطور و حالت یا کیفیت نسخہ معلومات کا سردست مہیا ہونا بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے۔

زیر نظر اشاریہ کی ترتیب کے کام کو مندرجہ ذیل خطوط پر مکمل کیا گیا ہے:

مقدمہ: اس کے تحت ہم نے مخطوطہ شناسی تعریف و تاریخ معیار و سائل و صورتحال وغیرہ کا ذکر کیا ہے نیز اشاریہ سازی کی اہمیت افادیت و ضرورت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ دہلی میں اردو مخطوطات کا کس قدر وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ اس ضرورت کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ ان مخطوطات کی وضاحتی اشاریہ تیار کی جائیں تاکہ ان کی مدد سے اردو اسکالر اور محققین پورا پورا فائدہ حاسل کر سکیں۔ مقدمہ کے بعد توضیحی اشاریہ مخطوطات باعتبار کتاب خانہ ہے۔ اشاریہ باعتبار مخطوطات، اشاریہ باعتبار اشخاص، اشاریہ باعتبار موضوعات بھی ہے تاکہ توضیحی اشاریہ تک رسائی آسان ہو جائے اور آخر میں کتابیات ہے۔

دہلی کے کتاب خانوں میں موجود اردو مخطوطات کا وضاحتی اشاریہ تیار کرنے کا خیال میرے ذہن میں آیا اور میں نے Ph.D کے لیے اپنے مقالے کا عنوان" دہلی کے اردو مخطوطات کا توضیحی اشاریہ" رکھا تاکہ میری ادنی کوشش سے ہوسکتا ہے کہ اردو ریسرچ اسکالر اور محققین کے لئے ایک مناسب اور فائدہ مند راہنما بن سکے۔

اس توضیحی اشاریہ میں جن کتب خانوں کو ہم نے شامل کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں:

- انجمن ترقی اردو ہند
- ذاکر حسین لائبریری جامعہ ملیہ اسلامیہ
- جامعہ ہمدرد نئی دہلی
- فخر الدین علی احمد لائبریری ایوان غالب
- ہر دیال پبلک لائبریری
- نیشنل میوزیم
- نیشنل آر کائیوز

ان کتب خانے میں موجود نو سو تیر اسی (983) اردو مخطوطات کی یہ وضاحتی اشاریہ ہے ۔ اس کے علاوہ دہلی میں اور بھی کتب خانے ہیں جہاں کسی زمانے میں اچھا خاصا ذخیرہ تھا لیکن اب نہیں ہے۔ مولانا آزاد لائبریری سیپر وہاؤس، آزاد بھون آئی ٹی او، نئی دہلی ہے۔ دہلی پبلک لائبریری غالب اکیڈمی وغیرہ...

اس توضیحی اشاریہ کے طریقہ کار میں لائبریری سائنس کے اصول کی پیروی کی گئی ہے اس لیے کہ اشاریہ سازی کا کام اصلاً لائبریری سائنس سے ہی متعلق ہے اور اس کے تحت وضع کیے گئے اصول بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جاتے ہیں۔ البتہ ان کی تعیین اور عنوانات کی تشکیل میں ادبی تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا ہے۔ ان موضوعی عنوانات کو ابجدی ترتیب سے درج کیا گیا ہے ۔ ان کے تحت مضامین وغیرہ کی ذیلی ترتیب بھی ابجد کے اعتبار سے ہے۔ ایسے مضامین جو بہت ہی عمومی نوعیت کے ہیں اور جو کسی بھی موضوع میں پوری طرح نہیں سموئے جاسکتے انہیں متفرقات کے تحت درج کر دیا گیا ہے اور انہیں سب سے آخر میں جگہ دی گئی ہے۔ یہ تمام طریقہ کار اشاریہ کو مکمل اور قابل استفادہ بناتے ہیں۔

زیر نظر اشاریہ کی ترتیب میں اس قسم کی بہت سی پیچیدگیوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن نگران محترم پروفیسر احمد محفوظ صاحب کی راہنمائی نے تمام مشکلات کو حل کرنے میں ناقابل بیان مدد فرمائی۔

آج چونکہ مخطوطہ شناسی اور مخطوطے کی اشاریہ سازی کا کام ناقدری کا شکار ہے اہل علم وفن نے اس کام سے صرف نظر کر لیا ہے لیکن جو ریسرچ اسکالر اور محققین تنہائی میں بیٹھ کر ابھی تک ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواہ کیے بغیر بایں ہمہ ناقدری اور ناسپاسی اس کام میں لگے ہوئے ہیں دراصل وہ بہت بڑی قربانی دے رہے ہیں اور معیار زندگی کی بلندی کی اس ریس میں دولت پرستی کی باد صرصر میں علم کا چراغ اٹھائے ہوئے ہیں" کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے"۔